فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

آسٹریلیا ۵۲۵۴

یوم جمعہ

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۷ ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ - ۱۲ احسان ۱۳۴۹ ہش - ۱۲ جون ۱۹۷۰ء | نمبر ۱۳۴

Digitized by Ahmadiyat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۱ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق گزشتہ رات کی اطلاع مظہر ہے کہ ویسے تو طبیعت اچھی ہے لیکن گرمی کی وجہ سے پیٹ میں کچھ تکلیف ہے احبابِ جماعت توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

کل بھی حضور نے نماز مغرب کے بعد خاصی دیر مسجد مبارک میں تشریف فرما رہ کر احباب کو بیش قیمت ملفوظات سے نوازا حضور نے اسپین کے مقامات میڈرڈ (ماتزید)، طلیطلہ، قرطبہ اور غرناطہ کے اسلامی آثار، عالیشان مساجد اور محلات کا ذکر فرما کر وہاں سات سو سال تک قائم رہنے والی مسلم حکومت کی تباہی کی وجوہات پر روشنی ڈالی اور وہاں بکثرت درود پڑھنے اور ذکرِ الٰہی کرنے کی توفیق ملنے کا ذکر فرما کر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی اِس تسلی کا بھی ذکر فرمایا کہ جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ اسپین میں اسلام پھر غالب آکر رہے گا۔

ربوہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا نہایت پُرجوش والہانہ استقبال

انتظار کے لمحے اور اضطراب بلا ذوق و شوق۔ عقل پر عشق کی فتح کا دلکش منظر

حضور کی تشریف آوری پر محبت و عقیدت اور عشق و فدائیت کے وجد آفریں نظارے

(۳)

انتظار کے لمحے اور اضطراب بلا ذوق و شوق

صدق و صفا اور عشق و وفا کے یہ ہزاروں ہزار پیکر استقبال کے راستہ پر فاصلہ فاصلہ سے لگے ہوئے شامیانوں اور سایہ دار درختوں کے نیچے جمع ہو کر حضور ایدہ اللہ کی تشریف آوری کا بڑی شدت اور بے تابی سے انتظار کر رہے تھے۔ بارہ بجے دوپہر کے بعد سے ان کا اضطراب بلا ذوق و شوق اور ولولۂ عشق لمحہ بہ لمحہ بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ ایک بجے کے بعد تو یوں محسوس ہونے لگا کہ اب پیمانۂ صبر لبریز ہوا چاہتا ہے۔ بہت سے احباب جن کے پاس اپنی موٹر کاریں اور سکوٹر وغیرہ تھے وہ انتظار کے لمحوں کی شدت کم کرنے کے لئے انتہائی ذوق و شوق کے عالم میں اپنی موٹر کاروں میں سوار ہو کر ربوہ سے پنڈی بھٹیاں کی طرف روانہ ہو گئے تاکہ راستہ میں ہی حضور ایدہ اللہ کے استقبال کی سعادت حاصل کر کے اور پھر حضور کے قافلہ میں شامل ہو کر حضور کی معیت میں ربوہ واپس لوٹیں۔

عقل پر عشق کی فتح کا دلکش منظر

انتظار کی گھڑیاں انتہائی سست رفتاری سے گزر رہی تھیں کہ اچانک ایک بجکر بیس منٹ پر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر تحریکِ جدید اپنی علالتِ طبع کے باعث ایک علیحدہ کار میں پہلے ہی ربوہ تشریف لے آئے۔ اگرچہ آپکی کار استقبال کے مقررہ راستہ سے ربوہ میں داخل نہ ہوئی تھی تاہم آپکی تشریف آوری کی خبر آن کی آن میں سارے ربوہ میں پھیل گئی اور احباب جنہیں حضرت صاحبزادہ صاحب کی علالت کا علم نہ تھا اِس خیال سے کہ چند لمحوں تک اب حضور قافلہ کی صورت میں ربوہ میں ورود فرما ہونے والے ہیں ولولۂ عشق اور شوقِ دیدار کے جذبۂ بے اختیار کے ماتحت اپنے قابو میں نہ رہے اور وہ نظم و ضبط کی حدود توڑ کر شامیانوں اور درختوں کے سایہ میں سے نکل کر دیوانہ وار دوڑتے ہوئے استقبال کے راستہ کے دونوں طرف چلچلاتی دھوپ میں قطار در قطار آ کھڑے ہوئے۔ منتظمین نے لاؤڈ سپیکروں پر سے چیخ چیخ کر احباب کو تلقین کی کہ وہ دھوپ میں نہ کھڑے ہوں بلکہ شامیانوں اور درختوں کے سایہ میں واپس چلے جائیں لیکن ان کی اِس چیخ و پکار اور اِن اعلانوں کا کوئی اثر ظاہر نہیں ہوا کسی کے کان پر جوں تک نہ رینگی۔ منتظمین کے گلے چیخ چیخ کر بیٹھ گئے لیکن کوئی ایک فرد بھی اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہ ہوا۔ اِس کی وجہ یہ نہیں تھی کہ احباب جان بوجھ کر منتظمین کی تلقین کی خلاف ورزی کرنے پر اُتر آئے تھے، وہ تو حضور ایدہ اللہ کے دیدار سے مشرف ہونے کے اشتیاق میں اپنے آپے میں ہی نہ تھے۔ انہیں یہ تو محسوس ہو رہا تھا کہ کوئی اعلان ہو رہا ہے لیکن یہ کہ کیا اعلان ہو رہا ہے اِس کی انہیں کچھ خبر نہ تھی۔ ان کے کان گُنگ تھے۔ انہیں تو ایک ہی دُھن تھی اور ایک ہی لگن کہ حضور کے ربوہ میں ورود فرما ہوتے ہی حضور کے رُخِ انور کی ایک جھلک دیکھنی نصیب ہو جائے۔ ایک طرف عقل و ہوش کی تلقین تھی اور دوسری طرف عشق کے جذبۂ بے اختیار کی کارفرمائی۔ عقل انہیں سایہ میں واپس چلے جانے کی تلقین کر رہی تھی اور عشق کا تقاضہ یہ تھا کہ خواہ دھوپ میں ہی جل مرو لیکن اپنی جگہ سے نہ ہلو۔ عقل اور عشق کے اِس مقابلہ میں عشق فتحیاب رہا اور بالآخر عقل کو اسکے آگے ہتھیار ڈالتے ہی بن پڑی۔ عشق کی جولانی کا یہ روحوں پر وجد کی کیفیت طاری کر دینے والا ایک عجیب دلکش منظر تھا جو اُس لمحہ دیکھنے میں آیا اور گرمی کی شدت اور دھوپ کی جھلسا دینے والی تمازت کے باوجود ہر شخص کے جسم و جان کو ایک نئی تازگی اور نئی فرحت سے ہمکنار کر گیا۔

حضور ایدہ اللہ کی تشریف آوری اور استقبال کا پُرکیف نظارہ

ہزاروں ہزار احباب کو سڑکوں کے کنارے دھوپ میں کھڑے قریباً نصف گھنٹہ ہوا تھا کہ آخر وہ معین گھڑی اور ساعتِ سعد جس کا سب کو انتظار تھا آپہنچی۔ پونے دو بجے بعد دوپہر چنیوٹ سے آنے والی پختہ سڑک پر دُور سے حضور ایدہ اللہ کی موٹر کار دوسری بے شمار موٹر کاروں کے جلو میں آتی ہوئی نظر آئی۔ جونہی احباب کی نظر کار پر پڑی احباب میں خوشی و مسرت کی ایک نئی لہر دوڑ گئی۔ اُسی لمحہ بسوں کے اڈہ پر لگے ہوئے لاؤڈ سپیکر سے مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب کی دلکش آواز میں خود انہی کے کہے ہوئے یہ اشعار نشر ہونے شروع ہوئے

دل حمد سے لبریز ہے سر سجدہ کناں ہے
ہر سانس میں جذبات کا اک سیلِ رواں ہے
صد شکر کہ پھر آمدِ محبوبِ زماں ہے
سرشار مسرت سے ہر اک پیر و جواں ہے
اے نافلۂ مہدیٔ دوراں خوش آمدید

یہ اشعار ہی نہیں بلکہ یہ پوری نظم احباب نے اُس روز کئی بار سُنی تھی کیونکہ لاؤڈ سپیکر سے یہ نظم وقفہ وقفہ سے بار بار نشر ہو رہی تھی لیکن اِس بار سراپا انتظار احباب پر اِن اشعار کا عجب اثر ظاہر ہوا۔ ان پر وجد کی سی حالت طاری ہونے سے عجب سماں بندھا۔ واقعی اُس وقت ہر دل حمد سے لبریز اور ہر سر سجدہ کناں تھا۔ اور واقعی جذبات کا ایک سیل ہر سانس میں رواں تھا اور ہر پیر و جواں مسرت سے سرشار ہو کر جھوم رہا تھا۔ جونہی حضور کی کار دوسری بے شمار کاروں کے جلو میں پختہ سڑک سے مُڑ کر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی تعمیر کردہ آرائشی محراب میں سے گزر کر فضلِ عمر ہسپتال کے قریب شہر کی حدود میں داخل ہوئی تمام فضا نعرۂ تکبیر اللہ اکبر

(باقی صفحہ ۸ پر)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲ احسان ۱۳۴۹ ہش

اعلیٰ انسانیت کس طرح حاصل ہو سکتی ہے

مذہب کے طریق اصلاح اور دنیوی تحریک کے طریق اصلاح میں بنیادی فرق یہ ہے کہ دنیوی تحریک اصلاح صرف انسان کے ظاہری طور و طریق سے تعلق رکھتا ہے۔ اگر کوئی انسان اس تحریک کے اصولوں پر ظاہرداری سے بھی عمل کرتا ہے تو یہ طریق اصلاح کے متعلق متسلی ہو جاتا ہے۔ مثلاً اگر ملکی قانون میں چوری وغیرہ کی کوئی سزا مقرر ہے تو ملکی قانون یہ نہیں دیکھتا کہ فلاں کیوں چوری سے پرہیز کرتا ہے۔ ملکی قانون کی تسلی کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ کوئی چوری نہ کرے مثلاً کوئی شخص محض اس لئے چوری نہ کرے کہ وہ بزدل ہے اور چور کو جو تکالیف ہو سکتی ہیں ان سے ڈر کر وہ چوری سے باز رہتا ہے لیکن اگر اس کو کوئی ایسا ڈر نہ ہو تو وہ چوری سے درگزر نہیں کرتا تو یہ جو اصلاح ہے ایسی اصلاح مذہب کے نقطۂ نظر سے کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے علاوہ اور جگہوں کے اپنے مشہور و معروف لیکچر (اسلامی اصول کی فلاسفی) میں اس کی وضاحت فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"طبعی حالتیں جن کا سرچشمہ اور مبداء نفسِ امّارہ ہے خدائے تعالےٰ کے پاک کلام کے اشارات کے موافق اخلاقی حالتوں سے کوئی الگ چیز نہیں ہے کیونکہ خدا کے پاک کلام نے تمام نیچرل قویٰ اور جسمانی خواہشوں اور تقاضوں کو طبعی حالات کی مد میں رکھا ہے اور وہی طبعی حالتیں ہیں جو بالارادہ ترتیب اور تعدیل اور موقع بینی اور محل پر استعمال کرنے کے بعد اخلاق کا رنگ پکڑ لیتی ہیں۔ ایسا ہی اخلاقی حالتیں روحانی حالتوں سے کوئی الگ باتیں نہیں ہیں بلکہ وہی اخلاقی حالتیں ہیں جو پورے فنا فی اللہ اور تزکیۂ نفس اور پورے انقطاع الی اللہ اور پوری محبت اور پوری محویت اور پوری سکینت اور اطمینان اور پوری موافقت باللہ سے روحانیت کا رنگ پکڑ لیتی ہیں۔ طبعی حالتیں جب تک اخلاقی رنگ میں نہ آئیں کسی طرح انسان کو قابلِ تعریف نہیں بناتیں کیونکہ وہ دوسرے حیوانات بلکہ جمادات میں بھی پائی جاتی ہیں۔ ایسا ہی مجرد اخلاق کا حاصل کرنا بھی انسان کو روحانی زندگی نہیں بخشتا بلکہ ایک شخص خدائے تعالےٰ کے وجود سے ہی منکر رہ کر اچھے اخلاق دکھلا سکتا ہے۔ دل کا غریب ہونا یا دل کا حلیم ہونا یا صلح کار ہونا یا ترکِ شر کرنا اور شریر کے مقابلہ پر نہ آنا یہ تمام طبعی حالتیں ہیں اور ایسی باتیں ہیں جو ایک نااہل کو بھی حاصل ہو سکتی ہیں جو اصل سرچشمۂ نجات سے بےنصیب اور ناآشنا محض ہے اور بہت سے چارپائے غریب بھی ہوتے ہیں اور ہلنے اور خوپذیر ہونے سے صلح کاری بھی دکھلاتے ہیں۔ سونٹے پر سونٹا مارنے سے کوئی مقابلہ نہیں کرتے مگر پھر بھی ان کو انسان نہیں کہہ سکتے چہ جائیکہ ان خصلتوں سے وہ اعلیٰ درجہ کے انسان بن سکیں۔ ایسا ہی بد سے بد عقیدے والا بلکہ بعض بدکاریوں کا مرتکب ان باتوں کا پابند ہو سکتا ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۳۳، ۳۴) (باقی)

آپ جب آئے تو میری جان میں جاں آگئی

آپ جب آئے تو میری جان میں جاں آگئی
زندگی کے پھول میں خوشبوئے ایماں آگئی

اس طرح کچھ سوز سے پروانے جل جل کر گرے
ورطۂ حیرت میں خود شمع شبستاں آگئی

یوں بگولے جوش میں آئے کہ سمجھا قیس نے
پھاڑ کر لیلیٰ بیاباں میں۔ گریباں آگئی

رات کو دیکھی ہے مَیں نے بھی چراغاں کی بہار
دل سے دل کی روشنی بن بن کے طوفاں آگئی

وادیٔ ربوہ کو اے تنویرؔ ان کی ذات سے
پھر ادائے "کلّ یومٍ ھو فی شان" آگئی

تنویر

درخواستِ دعا

میرے ابّاجان ربوہ میں ایک لمبے عرصہ سے مختلف عوارض سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ آجکل ٹانگوں میں سخت تکلیف رہتی ہے جس کی وجہ سے چلنا پھرنا بہت مشکل ہے۔ نیز شدید گرمی پڑنے کی وجہ سے ہیٹ سٹروک کے بار بار حملے ہوتے رہتے ہیں۔ اکثر بیہوشی ہو جاتی ہے کمزوری بڑھتی جاتی ہے۔ صحابہ کرام اور بزرگانِ سلسلہ سے عاجزانہ درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ اپنے فضل سے میرے پیارے ابّاجان کو صحتِ کاملہ و عاجلہ کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

امۃ الاعلیٰ بیگم دختر شیخ کلیم الرحمٰن صاحب
پنشنر صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ حال راولپنڈی

قوموں کی اصلاح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی۔"

روزنامہ الفضل کا باقاعدگی سے مطالعہ بھی نوجوانوں کی اصلاح کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ نوجوانوں کو اس کے مطالعہ کی عادت ڈالئے اور قوموں کی اصلاح کا سامان کیجئے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

قسط ۲

خلافتِ احمدیہ

(مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد ربوہ)

اس ضمن میں حضرت مصلح موعودؓ یہ دلچسپ واقعہ سُنایا کرتے تھے کہ :-

"میں ایک دفعہ چودھری ظفر اللہ خان صاحب کے ہاں بیٹھا ہوا تھا کہ کسی دوست نے ایک غیر مبائع کے متعلق بتایا کہ وہ کہتے عقائد تو ہمارے بالکل درست ہیں مگر دعائیں میاں صاحب کی زیادہ قبول ہوتی ہیں۔ گویا جیسے ابوہریرہؓ نے کہا تھا کہ روٹی معاویہ کے ہاں سے اچھی ملتی ہے اور نماز علیؓ کے ہاں اچھی ہوتی ہے۔ اسی طرح اس نے کہا عقائد تو ہمارے ٹھیک ہیں مگر دعائیں ان کی قبول ہوتی ہیں۔"

(خلافتِ راشدہ صفحہ ۱۹۴)

تیسرا ذریعہ حضرت مصلح موعودؓ نے خلافتِ احمدیہ سے فیض و برکت حاصل کرنے کے سلسلہ میں یہ بیان فرمایا کہ :-

"جس کو خدا اپنی مرضی بتاتا ہے، جس پر خدا اپنے الہام نازل فرماتا ہے، جس کو خدا نے اس جماعت کا خلیفہ اور امام بنا دیا ہے اس سے مشورہ اور ہدایت حاصل کر کے تم کام کر سکتے ہو۔ اس سے جتنا زیادہ تعلق رکھو گے اسی قدر تمہارے کاموں میں برکت ہوگی اور اس سے جس قدر دُور رہو گے اسی قدر تمہارے کاموں میں بے برکتی پیدا ہوگی۔ جس طرح وہی شاخ پھل لا سکتی ہے جو درخت کے ساتھ ہو۔ وہ کٹی ہوئی شاخ پھل پیدا نہیں کر سکتی جو درخت سے جدا ہو۔ اسی طرح وہی شخص سلسلہ کا مفید کام کر سکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ رکھے تو خواہ وہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو وہ اتنا بھی کام نہیں کر سکیگا جتنا بکری کا بکروٹہ کر سکتا ہے۔"

(الفضل ۲۰ نومبر ۱۹۴۶ء)

خلیفۂ وقت سے براہِ راست تعلق اور وابستگی کے نتیجہ میں ہر مخلص اور سچے مومن کو یہ حقیقت خود بخود دل سے تسلیم کرنی پڑتی ہے کہ نظامِ سلسلہ سب انسانوں سے بالا اور مقدم ہے۔ چنانچہ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں :-

"سلسلہ مقدم ہے سب انسانوں پر۔ سلسلہ کے مقابلہ میں کسی انسان کا کوئی لحاظ نہیں کیا جائے گا خواہ وہ کوئی ہو۔ کوئی انسان بھی سلسلہ سے بالا نہیں ہو سکتا۔ اسلام اور قرآن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم سے بھی بالا ہیں۔ اسی طرح احمدیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بھی بالا ہے۔ اسلام اور احمدیت کے لئے اگر ہمیں اپنی اولادوں کو بھی قتل کرنا پڑے تو ہم اپنے ہاتھوں سے قتل کر دیں گے مگر سلسلہ کو قتل نہ ہونے دیں گے ..... احمدیت ایک ایسی دھار ہے کہ جو بھی اس کے سامنے آئے گا وہ مٹا دیا جائے گا اور جو بھی اس کے سامنے کھڑا ہوگا وہ ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے گا۔ خدا تعالیٰ جس سلسلہ کو قائم کرنا چاہے اس کی راہ میں جو بھی کھڑا ہو وہ مٹا دیا جاتا ہے۔ اور یہ سلسلہ چونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اسلئے اس کے مقابلہ میں کسی انسان کی پروا نہیں کی جائے گی خواہ وہ کوئی ہو۔ ... بسلسلہ مقدم اور غالب ہے ہر انسان پر۔"

(الفضل ۱۵ جون ۱۹۴۴ء)

حضرت مصلح موعودؓ نے خلافت کے چوتھے ذریعہ پر روشنی ڈالتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ :-

"میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ جو محبت جماعت احمدیہ کو اپنے امام سے اس وقت ہے اس کی مثال کسی اور جگہ ملنا ممکن نہیں مگر باوجود اس کے میں یہ کہنے سے نہیں رُک سکتا کہ وہ جذباتی ہے عملی نہیں۔ ایسے کم لوگ ہیں جو اس محبت کو اس طرح محسوس کریں کہ جو لفظ بھی خلیفہ کے مُنہ سے نکلے وہ عمل کے بغیر نہیں چھوڑنا۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء)

"خلیفہ استاد ہے اور جماعت کا ہر فرد شاگرد۔ جو لفظ بھی خلیفہ کے مُنہ سے نکلے وہ عمل کئے بغیر نہیں چھوڑنا۔"

(الفضل ۲ مارچ ۱۹۴۶ء)

اطاعتِ خلافت کا معیار کیا ہونا چاہیئے اس کی وضاحت حضور نے یہ فرمائی کہ :-

"ہزار دفعہ کوئی شخص کہے کہ میں مسیح موعود پر ایمان لاتا ہوں ہزار دفعہ کوئی کہے کہ میں احمدیت پر ایمان رکھتا ہوں خدا کے حضور اس کے ان دعووں کی کوئی قیمت نہیں ہوگی جب تک وہ اُس شخص کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ نہیں دیتا جس کے ذریعہ خدا اس زمانہ میں اسلام قائم کرنا چاہتا ہے۔ جب تک جماعت کا ہر شخص پاگلوں کی طرح اسکی اطاعت نہیں کرتا اور جب تک اس کی اطاعت میں اپنی زندگی کا ہر لمحہ بسر نہیں کرتا اس وقت تک وہ کسی قسم کی فضیلت اور بڑائی کا حقدار نہیں ہو سکتا۔"

(الفضل ۱۵ نومبر ۱۹۴۶ء)

جناب مولوی عبدالباقی صاحب بہاری کا بیان ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی وفات کے بعد بعض لوگ، حضرت میاں عبدالحی صاحبؓ (حضرت خلیفہ اوّلؓ کے فرزند ناقل) کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اگر آپ خلیفہ بن جاتے تو ہم آپ کی اطاعت کرتے۔ میاں عبدالحی صاحبؓ نے فرمایا کہ "یا تو آپ کو آپ کے نفس دھوکہ دے رہے ہیں یا آپ جھوٹ بول رہے ہیں۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اگر میں خلیفہ بنتا تب بھی آپ میری اطاعت نہ کرتے۔ اطاعت کرنا آسان کام نہیں۔ میں اب بھی تمہیں حکم دوں تو تم ہرگز نہ مانو۔" اس پر ان میں سے ایک نے کہا کہ آپ ہمیں حکم دیں پھر دیکھیں کہ ہم آپ کی فرمانبرداری کرتے ہیں یا نہیں؟ حضرت میاں عبدالحی مرحوم نے فرمایا :-

"اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو تو میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ جاؤ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی بیعت کر لو۔ یہ بات سُن کر وہ لوگ ..... کہنے لگے کہ یہ تو نہیں ہو سکتا۔"

(الفضل ۳ اگست ۱۹۳۷ء)

جماعت احمدیہ کے ہر فرد کو اس جذبۂ اطاعت و فدائیت سے سرشار کرنے کے لئے حضور نے نہ صرف جماعت میں لجنہ اماء اللہ، اطفال الاحمدیہ، خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ جیسی اہم تحریکوں کی بنیاد رکھی اور ان کے عہد کے الفاظ میں خاص طور پر اس بنیادی شرط کو شامل فرمایا اور اسے قیامت تک دہرانے کا تاکیدی فرمان جاری کیا بلکہ سلسلہ احمدیہ کے مربیان کو نصیحت فرمائی کہ وہ مقامِ خلافت کی عظمتِ شان اور جلالتِ مرتبت کا تذکرہ ہمیشہ جماعت کے سامنے کرتے رہا کریں۔ چنانچہ حضورؓ نے ارشاد فرمایا :-

"مبلغین اور واعظین کے ذریعہ بار بار جماعتوں کے کانوں میں یہ آواز پڑتی رہے کہ پانچ روپے کیا، پانچ ہزار روپیہ کیا، پانچ لاکھ روپیہ کیا، پانچ ارب روپیہ کیا اگر ساری دنیا کی جانیں بھی خلیفہ کے ایک حکم کے آگے قربان کر دی جاتی ہیں تو وہ بے حقیقت اور ناقابلِ ذکر چیز ہیں ..... اگر یہ باتیں ہر مرد، ہر عورت، ہر بچے، ہر بوڑھے کے ذہن نشین کی جائیں اور ان کے دلوں پر ان کا نقش کیا جائے تو وہ ٹھوکریں جو عدم علم کی وجہ سے لوگ کھاتے ہیں کیوں کھائیں؟ ..... پس سب سے اہم ذمہ داری علماء پر عائد ہوتی ہے ..... ہماری جماعت کے علماء لوگوں کو تیار کر سکتے ہیں اور دوسرے لوگ بھی جن کو خدا تعالیٰ نے علم و فہم بخشا ہے اور وہ خدا تعالیٰ کی خشیت اپنے دلوں میں رکھتے ہیں اور الٰہی محبت کے حاصل کرنے کی خواہش اپنے قلوب میں پاتے ہیں لوگوں کو اس رنگ میں تیار کر سکتے اور ان کے اعمال کی اصلاح میں حصہ لے سکتے اور ..... خدا تعالیٰ کی

نظر میں خلیفۂ وقت کے نائب قرار پا سکتے ہیں۔"

(تعلیم العقائد والاعمال پر خطبات ص ۶۵)

اس تعلق میں حضورؓ کا یہ فرمان مبارک بھی سنہری حروف میں لکھے جانے کے قابل ہے کہ:-

"ایک شخص جو خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہے اسے سمجھنا چاہیئے کہ خلفاء خدا مقرر کرتا ہے، اور خلیفہ کا کام دن رات لوگوں کی راہ نمائی اور دینی مسائل میں غور و فکر ہوتا ہے۔ اس کی رائے کا دینی مسائل میں احترام ضروری ہے اور اس کی رائے سے اختلاف اُسی وقت جائز ہو سکتا ہے جب اختلاف کرنیوالے کو ایک اور ایک دو کی طرح یقین ہو جائے کہ جو بات وہ کہتا ہے وہ درست ہے۔ پھر یہ بھی شرط ہے کہ پہلے وہ اس اختلاف کو خلیفہ کے سامنے پیش کرے .... نہ کہ خود ہی اس کی اشاعت شروع کر دے .... اگر کوئی شخص اس طرح نہیں کرتا اور اختلاف کو اپنے دل میں جگہ دیکر عام لوگوں میں پھیلاتا ہے تو وہ بغاوت کرتا ہے اسے اپنی اصلاح کرنی چاہیئے۔"

(منہاج الطالبین ص ۱۲-۱۳)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نظام خلافت سے متعلق پانچواں اہم اور بنیادی ذریعہ یہ بیان فرمایا کہ جماعت کو انعام خلافت کی شکر گزاری میں ہر قسم کی قربانیوں کے لئے ہمیشہ تیار رہنا چاہیئے۔ چنانچہ فرمایا کہ:-

"میں ایک انسان ہوں اور آخر ایک دن ایسا آئے گا جب میں مر جاؤں گا اور پھر اور لوگ اس جماعت کے خلفاء ہوں گے۔ میں نہیں جانتا اس وقت کیا حالات ہوں گے اسلئے ابھی سے تم کو نصیحت کرتا ہوں تاکہ تمہیں اور تمہاری اولادوں کو ٹھوکر نہ لگے۔ اگر کوئی خلیفہ ایسا آیا جس نے سمجھ لیا کہ جماعت کو زمینوں سے اس قدر آمد ہو رہی ہے، تجارتوں سے اس قدر آمد ہو رہی ہے، صنعت و حرفت سے اس قدر آمد ہو رہی ہے تو پھر اب جماعت سے کسی اور قربانی کی کیا ضرورت ہے۔ اس قدر روپیہ آنے کے بعد ضروری ہے کہ جماعت کی مالی قربانیوں میں کمی کر دی جائے تو تم یہ سمجھ لو وہ خلیفہ خلیفہ نہیں ہوگا بلکہ اس کے یہ معنی ہوں گے کہ خلافت ختم ہو گئی اور کوئی اسلام کا دشمن پیدا ہو گیا۔ .... پس چاہیئے کہ اگر ایک ارب پونڈ خزانہ میں آجائے تب بھی خلیفۂ وقت کا فرض ہوگا کہ ایک غریب کی جیب سے جس میں ایک پیسہ ہے دین کے لئے پیسہ نکال لے اور ایک امیر کی جیب میں سے جس میں دس ہزار روپیہ موجود ہے دین کے لئے دس ہزار نکالے کیونکہ اس کے بغیر دل صاف نہیں ہو سکتے اور بغیر دل صاف ہونے کے جماعت نہیں بنتی اور بغیر جماعت کے بننے کے خدا تعالیٰ کی رحمت اور برکت نازل نہیں ہو سکتی .... پس .... تمہارے اندر اخلاص پیدا کرنے کے لئے، تمہارے اندر زندگی پیدا کرنے کے لئے، تمہارے اندر روحانیت پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ تم سے قربانیوں کا مطالبہ کیا جائے اور ہمیشہ اور ہر آن کیا جائے۔ اگر قربانیوں کا مطالبہ ترک کر دیا جائے تو یہ تم پر ظلم ہوگا، یہ سلسلہ پر ظلم ہوگا، یہ تقویٰ اور ایمان پر ظلم ہوگا۔"

(الفضل ۱۷ اپریل ۱۹۴۴ء)

اسی سلسلہ میں حضرت مصلح موعودؓ نے یہ انکشاف بھی فرمایا کہ ۱۹۶۵ء سے قربانیوں کا ایک نیا دور شروع ہونے والا ہے۔ چنانچہ حضور نے ۳ اگست ۱۹۴۵ء کو ڈلہوزی کی چوٹیوں پر خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ:-

"میرے دل میں یہ بات میخ کی طرح گڑ گئی ہے کہ آئندہ اندازاً بیس سالوں میں ہماری جماعت کی پیدائش ہوگی ...

... اور میں سمجھتا ہوں آئندہ بیس سال کا عرصہ ہماری جماعت کے لئے نازک ترین زمانہ ہے جیسے بچہ کی پیدائش کا وقت نازک ترین وقت ہوتا ہے کیونکہ بسا اوقات وقت کے پورا ہونے کے باوجود پیدائش کے وقت کسی وجہ سے بچہ کا سانس رک جاتا اور وہ مُردہ وجود کے طور پر دنیا میں آتا ہے۔ پس جہاں تک ہماری قومی پیدائش کا تعلق ہے میں اس بات کو میخ کی طرح گڑا ہوا اپنے دل میں پاتا ہوں کہ یہ بیس سال کا عرصہ ہماری جماعت کے لئے نازک ترین مرحلہ ہے۔ اب یہ ہماری قربانی اور ایثار ہی ہوں گے جن کے نتیجہ میں ہم قومی طور پر زندہ پیدا ہوں گے۔

... پس میں جماعت کے دوستوں کو آگاہ کر دینا چاہتا ہوں کہ جماعت ایک نازک ترین دور میں سے گزرنے والی ہے اس لئے اپنے ایمانوں کی فکر کرو۔ کسی شخص کا یہ سمجھ لینا کہ دس پندرہ سال کی قربانی نے اس کے ایمان کو محفوظ کر دیا ہے اس کے نفس کا دھوکہ ہے۔ جبتک عزرائیل ایمان والی جان لے کر نہیں جاتا، جب تک ایمان والی جان ایمان کی حالت میں ہی عزرائیل کے ہاتھ میں نہیں چلی جاتی اس وقت تک ہم کسی کو محفوظ نہیں کہہ سکتے خواہ وہ شخص کتنی بڑی قربانیاں کر چکا ہو۔ اگر وہ اس مرحلہ میں پیچھے رہ گیا تو اس کی ساری قربانیاں باطل ہو جائیں گی اور وہ سب سے زیادہ ذلیل انسان ہوگا کیونکہ چھت پر چڑھ کر گرنے والا انسان دوسروں سے زیادہ ذلت کا مستحق ہوتا ہے۔"

(الفضل ۶ ستمبر ۱۹۴۵ء)

پھر فرمایا:-

"انسان کو ایک قربانی کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے دوسری قربانی کی توفیق ملتی ہے۔ اسی طرح میں سمجھتا ہوں کہ جماعت کی موجودہ قربانیاں آئندہ قربانیوں کا راستہ کھولنے والی ہوں گی اور جس کے دل میں آئندہ قربانیوں کے لئے انقباض پیدا نہ ہو اُسے سمجھ لینا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی قربانیوں کو قبول کر لیا ہے اور آئندہ قربانیوں کے لئے بھی اسے اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے گا۔ لیکن جس شخص کے دل میں آئندہ قربانیوں کے لئے انقباض پیدا ہوتا ہے .... ایسے آدمی کو اللہ تعالیٰ کے حضور بہت استغفار کرنا چاہیئے اور بہت دعائیں کرنی چاہئیں تا اللہ تعالیٰ اسے معاف فرمائے اور اسے مزید قربانیوں کی توفیق عطا کرے۔ جس طرح تین ماہ میں ایک دھیلہ چندہ سے بڑھتے بڑھتے موجودہ مالی قربانیوں کی صورت اختیار کر لی ہے اسی طرح جانی قربانی کا وقت بھی آنے والا ہے۔

.... جس دن کفر کو یہ معلوم ہو گیا کہ تم اسے دنیا سے مٹا دینے والے ہو وہ یقیناً سختی سے تمہارا مقابلہ کریگا اور تمہاری گردنوں میں، تمہارے سینوں میں، تمہارے جگر میں خنجر گاڑ دیگا اور کفر اپنا پورا زور لگائیگا کہ اسلام کو قتل کر دے اور اسلامی عمارت کو منہدم کر دے گو ابھی وہ دن دور ہیں لیکن آہستہ آہستہ قریب آتے جاتے ہیں ... کوئی عمارت بھی ایک دن میں تیار نہیں ہوتی۔ ایسے ہی یہ نہیں ہو سکتا کہ لوگ جمع ہو کر آئیں اور وہ کہیں کہ اگر تم میں سے پانچ ہزار آدمی اپنی گردنوں میں چھری پھیر لیں تو ہم اسلام کو قبول کر لیں گے بلکہ یہ قربانیاں آہستہ آہستہ دینی پڑینگی پہلے ایک دو، پھر آٹھ دس پھر پندرہ بیس، اسی طرح آہستہ آہستہ یہ تعداد بڑھتی چلی جاتی ہے۔ آخر وہ دن آجاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو غلبہ عطا کرتا ہے اور کفر ہتھیار ڈال دیتا ہے۔"

(الفضل ۱۸ ستمبر ۱۹۴۵ء)

(باقی)

اللہ تعالیٰ کی راہ میں اموال خرچ کرنے سے مال میں برکت آتی ہے۔ (ناظر بیت المال آمد)

تحریک جدید کے پاکیزہ مقاصد

(مکرم الحاج چوہدری شبیر احمد صاحب بی۔اے)

تحریک جدید کیا ہے؟

پیشتر اس کے تحریک جدید کے پاکیزہ مقاصد بیان کئے جائیں۔ ہمیں تحریک جدید کا کسی قدر تعارف حاصل کرنا از بس ضروری ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے پیارے حبیب سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ وعدہ فرمایا ہوا ہے کہ آخری فتح اسلام کی ہوگی اور تمام ادیان باطلہ پر بالآخر وہ غالب آکر رہے گا۔ چنانچہ اس وعدہ کو پورا کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے موعود مہدی کو مبعوث فرمایا۔ جس کے حق میں مفسرین قرآن نے تسلیم کیا ہے کہ حسب ذیل بشارت آئی ہے۔

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون۔

اس عظیم الشان بشارت کے مصداق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی حین حیات میں جہاں غلبہ اسلام کے لئے تا امکان ذرائع اختیار فرمائے اور تائید ربانی کے ساتھ عملی طور پر نیز معجزات کے ذریعہ اسلام کی عظمت اور برتری تمام ادیان باطلہ پر ثابت کر دکھائی وہاں حضور علیہ السلام بارگاہ ایزدی میں دست بدعا رہے کہ جماعت اسلام کے آخری غلبہ کے لئے کوئی مستقل انتظام اللہ تعالےٰ کی طرف سے قائم ہو جائے۔ جیسا کہ اس تڑپ کا اظہار حضور کے اس شعر سے ظاہر ہے۔

اس دین کی شان و شوکت یا رب مجھے دکھا دے
سب جھوٹے دین مٹا دے میری دعا یہی ہے

چنانچہ ان نیم شبی متضرعانہ دعاؤں اور اسلام کی خاطر سچی تڑپ کا نتیجہ تھا کہ اللہ تعالےٰ نے حضور کو اس بشارت سے نوازا۔

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس ماہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

یہ موعود وجود حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد کی ذات والا صفات کے نام سے اللہ تعالےٰ کے وعدوں کے مطابق اپنے وقت پر ظاہر ہوا اور ۱۹۱۴ء میں اس مقدس جماعت کا خلیفہ منتخب ہوا جسے اللہ تعالےٰ نے ساری دنیا میں تبلیغ اسلام کا کام سپرد فرمایا ہوا ہے۔

تحریک جدید خدا نے جاری کی ہے

اکناف عالم میں تبلیغ اسلام کی مہم کو تیز سے تیز تر کرنے کے لئے ۱۹۳۴ء میں حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ تعالےٰ سے بشارتیں اور وعدے پاکر ایک تحریک کی بنیاد رکھی جو جماعت میں تحریک جدید نام سے معروف ہے اس الٰہی تحریک کے متعلق خود حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

"میرے ذہن میں یہ تحریک بالکل نئی تھی۔ اچانک میرے دل میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے تحریک نازل ہوئی پس بغیر اس کے کہ کسی قسم کی غلط بیانی کا ارتکاب کروں میں کہہ سکتا ہوں کہ تحریک جدید خدا نے جاری کی۔"

(بحوالہ صفحہ ۱۳ انیس سالہ کتاب دور اول)

اس مختصر سے تعارف کے بعد سیدنا حضرت مصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور دیگر بزرگان سلسلہ کے الفاظ میں اس عظیم الشان عالمگیر تحریک کے پاکیزہ مقاصد واضح کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

تبلیغ اور تعلیم و تربیت

تبلیغ اور تعلیم و تربیت دو نہایت ہی اہم کام ہیں اور انہی دونوں کاموں کو تحریک جدید میں مدنظر رکھا گیا ہے۔ تعلیم و تربیت کو مدنظر رکھتے ہوئے سادہ غذا۔ سادہ لباس۔ خود ہاتھ سے کام کرنا سینما کا ترک غریبوں کی امداد۔ بورڈنگ تحریک جدید اور وقف وغیرہ کام تجویز کر دئے گئے ہیں۔ اور تمام باتیں ایسی ہیں کہ جن کو کسی وقت بھی ترک نہیں کیا جا سکتا"

(خطبہ جمعہ ۱۸ نومبر ۱۹۳۸ء)

تبلیغ اور تعلیم و تربیت

تبلیغ اور تعلیم و تربیت دو نہایت ہی اہم کام ہیں اور انہی دونوں کاموں کو تحریک جدید میں مدنظر رکھا گیا ہے۔ تعلیم و تربیت کو مدنظر رکھتے ہوئے سادہ غذا۔ سادہ لباس۔ خود ہاتھ سے کام کرنا سینما کا ترک غریبوں کی امداد۔ بورڈنگ تحریک جدید اور وقف وغیرہ کام تجویز کر دئے گئے ہیں۔ اور تمام باتیں ایسی ہیں کہ جن کو کسی وقت بھی ترک نہیں کیا جا سکتا"

(خطبہ جمعہ ۱۸ نومبر ۱۹۳۸ء)

جماعتی عزم و استقلال

تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ ہمارے پاس اتنی رقم جمع ہو جائے۔ جس سے خدا تعالےٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک آسانی اور سہولت کے ساتھ پہنچایا جا سکے۔ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ کچھ افراد ایسے میسر آجائیں جو اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کے دین کی اشاعت کے لئے وقف کر دیں۔ اور اپنی عمریں اس کام کے لئے لگا دیں۔ تحریک جدید کو اسلئے جاری کیا گیا ہے تاکہ وہ عزم و استقلال ہماری جماعت میں پیدا ہو جو کام کرنے والی جماعتوں کے اندر پیدا ہونا ضروری ہے۔"

(خطبہ جمعہ ۱۸ نومبر ۳۸ء)

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے جس طرز پر زندگی بسر کی ہم تحریک جدید کے ذریعہ اس کے قریب قریب لوگوں کو لانے کی کوشش کرتے ہیں۔

(خطبہ جمعہ ۳۰ اپریل ۴۳ء)

"غرض تحریک جدید گو وصیت کے بعد آئی ہے مگر اس کے لئے پیشرو کی حیثیت میں ہے گویا وہ نظام اس کے مسیح کے لئے ایک ایلیا نبی کی حیثیت رکھتا ہے اور اس کا ظہور مسیح موعود کے غلبہ والے ظہور کے لئے بطور ارہاص کے ہے۔ ہر شخص تحریک جدید میں حصہ لیتا ہے۔ وصیت کے نظام کو وسیع کرنے میں مدد دیتا ہے۔

(تقریر حضرت مصلح الموعود رضی اللہ ۲۷ دسمبر ۱۹۴۲ء)

"تحریک جدید کے چندے سے وہ کام ہو رہے ہیں۔ جو تبلیغ اسلام کے لئے صدقہ جاریہ کی ایک مستقل حیثیت رکھتے ہیں"

(انیس سالہ کتاب ص۱۵)

غلبہ اسلام اور تحریک جدید

"یاد رکھو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے مطابق اسلام کی فتح کی بنیاد احمدیت کے غلبہ کی بنیاد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو دوبارہ زندہ کرنے بنیاد روز ازل سے تحریک جدید کے ذریعہ قرار دی گئی ہے"۔

تحریک جدید کی بنیاد اس بات پر ہے کہ اسلام کے نام کو روشن کیا جائے اور قرآن کریم کے پیغام کو دنیا تک پہنچایا جائے اس غرض کو پورا کرنے کے لئے تحریک جدید کے ماتحت بیرونی دنیا میں مبلغ بھجوائے گئے۔ (الفضل ۲ دسمبر ۱۹۵۲ء)

اللہ تعالیٰ کی صفات کا اظہار

تحریک جدید کے تمام مطالبات اس لئے ہیں کہ تم اپنے آپ کو اللہ تعالےٰ کی صفات کا مظہر بناؤ۔ کوئی انسان کسی عقلمند انسان کو کبھی دھوکا نہیں دے سکتا۔ پھر تم کس طرح خیال کر سکتے ہو کہ خدا کو دھوکا دے لوگے یہی وہ احساس ہے جس کے ماتحت میں نے تحریک جدید کا آغاز کیا۔ اور میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اب اس قسم کے کمزور لوگوں کو جو احمدیت کو بدنام کرتے ہیں زیادہ مہلت نہیں دی جا سکتی"

(خطبہ جمعہ ۲۶ نومبر ۱۹۳۷ء)

ہر فرد جماعت کے لئے تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ لینا ضروری ہے۔ تحریک جدید کے مذکورہ بالا پاکیزہ مقاصد کے پیش نظر اول تو کسی مخلص احمدی کو اسکے مالی جہاد سے محروم رہنا گوارا نہ ہوگا۔ دوسرے اس کی فرضیت کے بارے میں ہمارے محبوب امام حضرت مصلح الموعود رضی اللہ کے واضح ارشادات ہیں جنمیں حضور نے اس مالی جہاد کو لازمی قرار دیدیا ہے۔

(۱) مثلاً ایک موقع پر حضور رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا۔ "ہر احمدی یہ فیصلہ کرے کہ اس نے بہر حال اس تحریک میں حصہ لینا ہے؟

(از تقریر جلسہ سالانہ ۵۳ء)

(۲) ایک اور موقع پر فرمایا:۔ "تحریک جدید کو مضبوط کیا جائے۔ جماعت کا ہر فرد چھوٹا ہو یا بڑا عورت ہو یا مرد۔ تحریک جدید میں حصہ لے"

(خطبہ جمعہ یکم فروری ۵۴ء)

ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ اس تحریک میں حصہ لے اور اسلام اور احمدیت کی جڑ کو مضبوط کرے"

(الفضل ۲۶ جنوری ۴۳ء)

اللہ تعالےٰ ہر فرد جماعت کو اس الٰہی تحریک میں شایان شان حصہ لینے کی توفیق بخشے۔

ہفتہ تعلیم مجالس خدام الاحمدیہ

مجالس خدام الاحمدیہ اپنے اپنے ہاں ۱۹ جون تا ۲۶ جون ۱۹۷۰ء ہفتہ تعلیم منائیں۔ اس کا تفصیلی پروگرام مجالس کو بھجوا دیا گیا ہے۔ پروگرام کے بعض اہم حصے درج ذیل ہیں:۔

۱۔ تعلیم القرآن

ا۔ تعلیم القرآن کلاسز میں جملہ خدام کو شامل کرنا

ب۔ خدام کو سترہ آیات ترجمہ یاد کروانا

۲۔ تعلیمی کلاس کا اجراء

ا۔ تعلیمی کلاس میں درس حدیث جاری کیا جائے

ب۔ ہر خادم کو کم از کم ایک حدیث مع ترجمہ سکھائی جائے۔

ج۔ خدام کو نماز باترجمہ سکھائی جائے۔

۳۔ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ

ا۔ خدام پر مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اہمیت واضح کی جائے

ب۔ اس ہفتہ کے دوران حضور کی کتاب "کشتی نوح" سے ہماری تعلیم کا مطالعہ ہر خادم کرے۔

۴۔ مرکزی سالانہ امتحانات

ا۔ خدام کی امتحان وار فہرست تیار کی جائے۔

ب۔ امسال کم از کم پچاس فی صد خدام کو امتحان علمی کے لئے تیار کیا جائے

۵۔ اجلاس عام

اس ہفتہ کے دوران اجلاس عام منعقد کیا جائے۔ جس میں درج ذیل عناوین پر تقاریر کرائی جائیں۔

ا۔ تعلیم القرآن کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات اور ذمہ داریاں۔

ب۔ وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

ج۔ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے امتحانات کی اہمیت اور ان میں شمولیت کی تحریک

قائدین اضلاع و مقامی سے درخواست ہے کہ اس پروگرام کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنانے کی سعی کریں۔

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

تعلیم القرآن کے معلمین کی ضرورت

مختلف جماعتوں کی طرف سے تعلیم القرآن کے لئے مطالبات آ رہے ہیں۔ ایسے احباب جو قرآن کریم پڑھانے کے لئے مستقل طور پر یا عارضی طور پر چند مہینوں کے لئے اپنی خدمات پیش کرنا چاہیں وہ نظارت کو اطلاع دیں کہ کم از کم کس قدر معاوضہ پر قرآن کریم پڑھانے کی خدمت پر تیار ہوں گے اسی طرح نیز جن جماعتوں کو معلمین کی ضرورت ہو۔ وہ بھی مطلع کریں۔ کہ وہ کس قدر معاوضہ دے سکیں گے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد۔ تعلیم القرآن)

ماہنامہ تحریک جدید

ماہنامہ تحریک جدید کا جون کا شمارہ حوالہ ڈاک کیا جا چکا ہے۔ امید ہے کہ ایک دو روز تک تمام خریدار صاحبان کو مل جائیگا۔ اگر پرچہ نہ ملے تو ہفتہ عشرہ کے اندر اندر اطلاع بھجوانے پر دوبارہ ارسال کر دیا جائے گا۔ اگر آپ کا چندہ واجب الادا ہے تو مہربانی فرما کر خط کے ذریعہ یاددہانی کا انتظار نہ فرمائیں۔ م

اسلام کا ایک اہم رکن ——— زکوٰۃ

زکوٰۃ اسلام کا ایک اہم رکن ہے۔ جس سے خدا کے فضل سے بلائیں ٹل جاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل ہوتی ہے۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں:۔

"اسلام نے زکوٰۃ اور صدقہ و خیرات کا وسیع نظام جاری فرمایا ہے اور مومنوں کی علامت ہی اس نے یہ بتائی ہے کہ وہ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اس طرح مخلوق کی خدمت کر کے خالق کی محبت کو حاصل کرتے ہیں۔ دنیا میں بہترین ذریعہ کسی کی محبت حاصل کرنے کا یہی ہوتا ہے کہ اس کے کسی عزیز سے محبت کی جائے۔ ریلوے سفر میں روزانہ یہ نظارہ نظر آتا ہے کہ پاس بیٹھے ہوئے دوست کے بچہ کو ذرا پچکار دیں یا اسے کھانے کے لئے کوئی چیز دے دیں تو تھوڑی دیر کے بعد ہی اس کا باپ اس سے محبت کی باتیں کرنے لگ جاتا ہے کہ گویا وہ اس کا بہت پرانا دوست ہے۔ یہی طریق روحانی دنیا میں بھی جاری ہے جب انسان بنی نوع انسان کی بھوک اور ان کے افلاس کو دور کرنے کے لئے اپنا روپیہ خرچ کرتا ہے تو خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ چونکہ یہ میرے پیاروں کی خدمت کرتا ہے۔ اس لئے اسے بھی میرے پیاروں میں داخل کر لیا جائے۔ . . . . . پس زکوٰۃ اسلام کا ایک اہم ترین رکن ہے۔ جس کو نظر انداز کرنا انسان کو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد بنا دیتا ہے۔ کیونکہ ایسا انسان غرباء کے حقوق کو نظر انداز کرنے والا ہوتا ہے"۔

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ سوم صفحہ ۲۷ سورہ کہف)

پس صاحب نصاب حضرات و خواتین اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا فرما کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔ اور اس کی عظیم محبت حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اموال میں برکت دے گا۔

(ناظر بیت المال آمد)

دعائے مغفرت

میرے والد محترم مرزا شہاب الدین صاحب آف لائل پور مورخہ ۲ جون ۱۹۷۰ء کو قریباً ساڑھے چھ بجے شام اس دنیائے فانی سے رحلت فرما گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

والد صاحب مرحوم کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں شامل ہونے کا فخر حاصل تھا۔ آپ پیدائشی احمدی تھے۔ آپ کے والد یعنی ہمارے دادا آپ کی پیدائش سے قبل احمدیت قبول کر چکے تھے۔ ۳ جون کو جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں قریباً پونے دس بجے محترم قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آنے کے بعد محترم مولوی عبدالمنان صاحب شاہد مربی سلسلہ نے دعا کرائی

مکرم محترم والد صاحب نے اپنے پیچھے تین لڑکے اور چار لڑکیاں چھوڑی ہیں جو سب کے سب شادی شدہ صاحب اولاد اور برسر روزگار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ آپ کی مغفرت فرمائے۔ آپ کے درجات بلند فرمائے۔ اور ہم پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

بھتیجہ ارمرزا محمد اسلم لائلپور

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

م چندہ روانہ فرما دیں اور ہمیں اطلاع دے دیں۔ تاکہ آپ کا پرچہ جاری جا سکے۔
(مینیجنگ ایڈیٹر)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

شاہ حسین کو ہلاک کرنیکی کوشش ناکام ہوگئی

عمان ۱۰ جون۔ اردن کے شاہ حسین پر قاتلانہ حملہ کیا گیا ہے۔ شاہ حسین بال بال بچ گئے ہیں تاہم اردن کے بعض حصوں میں عرب چھاپہ ماروں اور اردن کی شاہی فوج کے درمیان خونریز جھڑپیں ہو رہی ہیں۔ شاہ حسین پر بھی حملہ عرب چھاپہ ماروں نے کیا تھا بیروت میں ملنے والی اطلاعات کے مطابق عرب چھاپہ ماروں نے اردنی فوج کے ایک یونٹ پر اس وقت حملہ کیا جب وہ عمان کے قریب سے گزر رہی تھی۔ اس یونٹ میں شاہ حسین بھی موجود تھے۔ الفتح کے ایک اعلامیہ میں بتایا گیا ہے کہ اردنی فوج کا یہ یونٹ اچانک چھاپہ ماروں کی زد میں آگیا تھا مگر چھاپہ ماروں کی گولیوں سے کوئی شخص ہلاک نہ ہوا۔

چار اسرائیلی طیارے گرائے گئے

دمشق ۱۰ جون۔ اسرائیلی فوجوں نے ٹینکوں، توپوں اور بمبار طیاروں کی مدد سے کل شام کی سرحد پر بھرپور حملہ کر دیا۔ شامی فوجوں نے یہ حملہ ناکام بنا دیا۔ اور دشمن کے تین طیارے اور چھ ٹینک تباہ کر دئے۔ خونریز تصادم میں ۱۶۰ اسرائیلی فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے۔ ادھر نہر سویز کے علاقے میں بھی متحدہ عرب جمہوریہ اور اسرائیل کے درمیان ہولناک لڑائی ہوئی۔ جس میں دشمن کا ایک جیٹ طیارہ گرا لیا گیا۔

روس پاکستان کو فوجی امداد دے گا

کراچی ۱۰ جون۔ سفارتی ذرائع کی اطلاع کے مطابق روس بھارت کی زبردست مخالفت کے باوجود پاکستان کو مزید فوجی امداد دینے پر آمادہ ہو جائے گا۔ ان ذرائع نے بتایا ہے کہ صدر پاکستان جنرل محمد یحییٰ خاں کے دورہ روس کے موقعہ پر دونوں ملکوں کے درمیان جن معاملات پر بات چیت ہوگی۔ ان میں اقتصادی تعاون کے بعد پاکستان کے لئے روس کی فوجی امداد کا مسئلہ سرفہرست ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ روسی رہنماؤں سے طویل بات چیت کے باعث صدر یحییٰ صرف ماسکو اور لینن گراڈ کا دورہ کر سکیں گے۔ وہ ماسکو میں تین روز تک صدر پڈگورنی اور وزیر اعظم کوسیگن کے ساتھ باہمی دلچسپی کے امور اور عالمی معاملات پر تبادلہ خیال کریں گے۔

سبی کے علاقے میں ہلاک ہونیوالوں کی تعداد

کوئٹہ ۱۰ جون۔ کوئٹہ سے ۵۰ میل دور دشوار گذار پہاڑوں میں شاہرگ کے مقام ڈبلیو پی آئی ڈی سبی کی کوئلہ کی کانوں میں گذشتہ جمعہ کے حادثے میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد غیر سرکاری اطلاعات کے مطابق اب ۶۵ ہو گئی ہے۔ سرکاری طور پر اس المناک حادثے میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد ۴۴ بتائی گئی ہے۔ اس وقت ۱۵ سے زائد زخمی کوئٹہ، سبی اور ہرنائی کے ہسپتالوں میں زیر علاج ہیں۔ جن میں سے اکثر کی حالت تشویشناک بتائی جاتی ہے

پاکستان اور مغربی جرمنی میں تعاون

راولپنڈی ۱۰ جون۔ پاکستان اور مغربی جرمنی ایک معاہدے پر غور کر رہے ہیں۔ جس کے تحت دونوں مل کر فنی تحقیقات میں تعاون کریں گے۔ جس میں ایٹم کا پرامن استعمال بھی شامل ہے۔ حال ہی میں حکومت پاکستان کے جوائنٹ سیکرٹری برائے سائنسی فنی تحقیقات مسٹر منظور احمد نے جرمنی کا دورہ کیا ہے۔ جس کے دوران دونوں ممالک کے درمیان تعاون کی بات چیت کی گئی۔

چینی کے کوٹے میں اضافہ کر دیا گیا

لاہور ۱۰ جون۔ صوبائی حکومت نے چینی کے کوٹے میں اضافہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس کے مطابق بڑے شہروں میں فی کس کو ڈیڑھ سیر کی بجائے دو سیر کر دیا گیا ہے۔ چھوٹے شہروں میں ایک سیر کی بجائے سوا سیر اور دیہی علاقوں میں فی کس چار چھٹانک کی بجائے آٹھ چھٹانک چینی دی جائے گی۔ اس فیصلے پر فی الفور عملدرآمد ہوگا۔ ہوٹلوں، ریستورانوں، مشروبات تیار کرنیوالے اور اس قسم کے دوسرے اداروں کو اپنی ضروریات کے مطابق چینی خریدنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آگئی ہیں۔ جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کے لئے اپنے پاس رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائیداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائیداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں، جو فوری طور پر جائیداد کے لئے ضروری ہے۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو ہنگوں میں دوستوں کا جمع ہے بسلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے"۔

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

نوٹس نیلام عام

ٹاؤن کمیٹی ربوہ اپنی آمدنی برآمدگی ٹیکس روڑی بحری برائے سال ۱۹۷۰ء تا ۱۹۷۱ء از یکم جولائی ۱۹۷۰ء تا ۳۰ جون ۱۹۷۱ء بذریعہ نیلام عام ٹھیکہ پر دے رہی ہے۔

نیلامی ۲۰/۶/۷۰ کو دفتر ٹاؤن کمیٹی ربوہ میں بوقت ۹ بجے قبل دوپہر ہوگی۔

نیلام میں وہ احباب شامل ہو سکیں گے جو بولی سے قبل ایک ہزار روپیہ زر ضمانت جمع کروا کر دفتر سے رسید حاصل کریں گے۔

بقیہ شرائط نیلام دفتر ٹاؤن کمیٹی ربوہ سے دفتری اوقات کے درمیان ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔

المشتہر:۔ چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ

INF(M) 1662/70

نوٹس

آج بتاریخ ۶/۶/۶۹ ہر خاص و عام کو بذریعہ نوٹس مطلع کیا جاتا ہے کہ ٹاؤن کمیٹی ربوہ نے شہر کی فلاح و بہبود کے پیش نظر ترقیاتی و تعمیراتی ٹیکس کے شیڈول میں ترمیم کا فیصلہ کیا ہے اس وقت ٹاؤن کمیٹی کے سامنے فراہمی آب کا منصوبہ۔ نالیوں کا منصوبہ بازاروں اور شاہراہوں کی تعمیر فروغ تعلیم وغیرہ جیسے مسائل ہیں۔ جن سے عہدہ برآ ہونے کے لئے اس میں ترمیم کی جا رہی ہے۔ اس سے کمیٹی کو ۲۰۰۰۰/- روپیہ سالانہ کی آمدنی متوقع ہے۔

تفصیل ترمیم ترقیاتی ٹیکس کا جدول دفتر میں اوقات دفتر میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ اسلئے عوام کو بذریعہ نوٹس مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو ۲۰ جون تک دفتر کمیٹی میں پیش کرے۔ یہ ترمیم یکم جولائی سے نافذ ہوگی۔ پروگرام حسب ذیل ہے:۔

۱۔ اعتراضات کی وصولی کی آخری تاریخ	۲۰ جون ۷۰ء
۲۔ اعتراضات و نجاویز کی سماعت جو کہ سب کمیٹی کریگی	۲۱ جون ۷۰ء
۳۔ تاریخ ترسیل رپورٹ سب کمیٹی	۲۲ جون ۷۰ء
۴۔ تاریخ انعقاد سپیشل کمیٹی برائے غور رپورٹ سب کمیٹی	۲۸ جون ۷۰ء
۵۔ تاریخ ترسیل کیس بعدالت کمشنر صاحب سرگودھا و جھنگ	۳۰ جون ۷۰ء

INF(M) 1663/70

(چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ)

ربوہ میں حضور ایدہ اللہ کا نہایت پُرجوش والہانہ استقبال

(بقیہ صفحہ اوّل)

اسلام زندہ باد۔ خاتم الانبیاء زندہ باد۔ ختم المرسلین زندہ باد۔ انسانیت زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد۔ حضرت امیر المومنین زندہ باد کے پُرجوش وفلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی۔ حضور کی کار دوسری کاروں کے جلو میں خیر مقدم کے آراستہ وپیراستہ راستہ پر سے آہستہ آہستہ گزر رہی تھی اور دونوں طرف کھڑے ہوئے ہزاروں ہزار احباب اضطراب ملے کمال درجہ ذوق وشوق کے عالم میں ہاتھ ہلا ہلا کر اور بلند آواز سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہہ کہہ کر حضور کا خیر مقدم کر رہے تھے۔ ذوق وشوق کی فراوانی اِس لئے تھی کہ انہیں مغربی افریقہ کے کامیاب تبلیغی سفر سے حضور کی مراجعت پر حضور کا استقبال کرنے کی سعادت نصیب ہو رہی تھی اور کسی قدر اضطراب کا اظہار اِس لئے تھا کہ کہیں وہ حضور کے رُخِ انور کی ایک جھلک دیکھنے سے محروم نہ رہ جائیں۔ یہ ایک عجیب دلکش منظر تھا کہ احباب اِس حال میں کہ ان کے روئیں روئیں سے محبت ٹپک رہی تھی کسی قدر جُھک جُھک کر کار کے اندر دیکھتے اور حضور کی زیارت سے مشرف ہوتے ہوئے ہاتھ ہلا ہلا کر سلام عرض کر رہے تھے اور حضور تبسّم فرماتے اور راستہ کے دونوں طرف ہاتھ ہلاتے ہوئے کمال محبت وشفقت کے ساتھ ان کے سلاموں کا جواب دے رہے تھے اور زیرِ لب انہیں دعاؤں سے نواز رہے تھے۔ ہزاروں ہزار احباب کے ہاتھوں کا بیک وقت فضا میں بلند ہونا اور کمال درجہ ذوق وشوق کے عالم میں لوگوں کا جھوم جھوم کر سلام عرض کرنا ایک ایسا دلکش منظر تھا کہ جس کی کیف آور یاد کبھی محو نہیں ہو سکتی۔ احباب جس خلوص جس محبت اور جس فدائیت کے جذبہ کے ماتحت سلام عرض کرتے اور خوش آمدید کہتے تھے اُس سے صاف عیاں تھا کہ صدق و صفا اور اخلاص ووفا کے یہ پیکر خیر مقدم ہی نہیں کر رہے بلکہ جان ودل سے عزیز آقا پر اپنی جانیں نچھاور کر رہے ہیں۔

پھولوں کی بارش

حضور کی کار آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہی تھی اور جب بھی کسی آرائشی محراب کے نیچے سے گزرتی تھی تو وہاں کھڑے ہوئے احباب گلاب کی پتیاں اِس کثرت سے حضور کی کار پر نچھاور کرتے تھے کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ آسمان سے پھولوں کی بارش ہو ہو کر فضا کو عطر بیز بنا رہی ہے۔ بالخصوص جب حضور کی کار تحریکِ جدید کی آرائشی محراب کے نیچے آئی تو محراب کی بلندی میں سے از خود پھول اِس کثرت سے نچھاور ہوئے کہ فی الواقعہ بارش کا سماں آنکھوں کے سامنے آگیا۔

جب موٹر کار تحریکِ جدید کے گیسٹ ہاؤس سے آگے اُس قطعہ کے سامنے سے گزری جہاں ہزاروں ہزار خواتین حضور ایدہ اللہ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کو خوش آمدید کہنے کے لئے جمع تھیں تو حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے بھی موٹر کار میں سے ہاتھ ہلا کر خواتین کے سلام کا جواب دیا۔

محترم امیر صاحب مقامی اور دیگر اکابرین کی طرف سے حضور کا خیر مقدم

حضور ایدہ اللہ کی کار استقبال کے مقررہ راستہ پر ہزاروں ہزار مخلص وفدائی احباب کے خیر مقدمی نعروں کی فلک شگاف گونج میں سے گزرتی ہوئی بالآخر لوکل انجمن احمدیہ کی طرف سے بنائے ہوئے آراستہ وپیراستہ چوک میں سے ہو کر احاطہ مسجد مبارک میں داخل ہوئی اور مسجد مبارک کے عقب میں اُس جگہ جا کر رُکی جہاں محترم امیر صاحب مقامی، خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد، ناظر و وکلاء صاحبان نیز وقف جدید، مجلس انصار اللہ مرکزیہ اور مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ممبران، فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے ڈائرکٹران اور امراء اضلاع حضور کی تشریف آوری کے انتظار میں ایستادہ تھے۔ جونہی حضور موٹر کار سے باہر تشریف لائے سب سے پہلے محترم جناب صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی نے آگے بڑھ کر حضور کا استقبال کیا۔ آپ نے حضور کے گلے میں پھولوں کا ہار ڈالا اور مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ آپ کے بعد حضرت مولوی محمد دین صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان، حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ، محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر قائمقام وکیلِ اعلیٰ تحریک جدید، محترم مولانا ابو العطاء صاحب قائمقام نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ، محترم پروفیسر چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ، محترم مولوی محمد صدیق صاحب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ، محترم مرزا عبد الحق صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ سابق صوبہ پنجاب وبہاولپور، محترم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن، محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور محترم عبد السلام صاحب اختر ناظم مال وقفِ جدید نے باری باری حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر حضور کو ہار پہنائے اور مصافحہ کا شرف حاصل کر کے حضور کا استقبال کرنے کی سعادت حاصل کی۔ حضور نے حضرت مولوی محمد دین صاحب اور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کو معانقہ کا شرف بھی عطا فرمایا۔ بعدہٗ حضور نے جملہ حاضر احباب کو جن میں امراء اضلاع بھی شامل تھے مصافحہ کا شرف بخشا۔ پھر حضور ۲ بجکر دس منٹ پر قصرِ خلافت کے اندر تشریف لے گئے۔

دریں اثناء احباب نماز ظہر ادا کرنے کیلئے جوق در جوق مسجد مبارک میں آ جمع ہوئے۔ اڑھائی بجے حضور نے مسجد مبارک میں تشریف لا کر اِس خیال کے ماتحت کہ بہت سے احباب بیرونجات سے تشریف لائے ہوئے ہیں اور انہیں واپس جانا ہے ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں، حضور ایدہ اللہ کی اقتداء میں نماز ادا کرنے کے بعد اہلِ ربوہ حضور ایدہ اللہ کی کامیاب وکامران بخیر وعافیت مراجعت پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتے ہوئے خوشی خوشی اپنے گھروں کو واپس لوٹے۔ ۸ جون کا دن ان کے لئے ایک نئی عید کا دن تھا، برِّاعظم افریقہ میں اسلام کی فتح اور اس کے غلبہ کی عید کا دن اور ان کے مظفر ومنصور امام ہمام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے کامیابی وکامرانی کے ساتھ واپس تشریف لانے کی عید کا دن۔

چراغاں کا دلکش منظر

حضور ایدہ اللہ کی افریقہ کے نہایت کامیاب تبلیغی سفر سے فتح وظفر کی آئینہ دار مراجعت کی خوشی میں اس رات ربوہ کی تمام اہم مرکزی عمارتوں، مساجد اور بازاروں میں بجلی کے رنگ برنگ کے قمقموں سے چراغاں کا خصوصی اہتمام کیا گیا۔ چونکہ استقبال کے راستہ پر بنی ہوئی آٹھ آرائشی محرابوں پر بھی چراغاں کا اہتمام تھا اِس لئے قصرِ خلافت سے شہر کے اندر ہی اندر بسوں کے اڈہ تک تمام راستہ رنگ برنگے قمقموں کی دلآویز روشنیوں سے جگمگ جگمگ کر رہا تھا۔ اِس راستہ پر ہی کیا حصر ہے بڑی بڑی عمارتوں اور محلہ جات کی جملہ مساجد پر چراغاں کے خصوصی اہتمام کی وجہ سے سارا شہر ہی بقعۂ نور بنا ہوا تھا۔ جملہ محلہ جات کی مساجد کے علاوہ جن عمارتوں پر چراغاں کا اہتمام تھا ان میں قصرِ خلافت، خلافت لائبریری، مسجد مبارک، ہال لجنہ اماء اللہ، دفاتر صدر انجمن احمدیہ، دفاتر تحریکِ جدید، دفتر فضلِ عمر فاؤنڈیشن، دفتر جلسہ سالانہ، ٹاؤن کمیٹی، دفتر وقفِ جدید، ایوانِ محمود، دفتر مجلس انصار اللہ مرکزیہ، جامعہ نصرت، نصرت گرلز ہائی سکول، جامعہ احمدیہ، تعلیم الاسلام ہائی سکول مع بورڈنگ و مسجد نور، تعلیم الاسلام کالج اور فضلِ عمر ہوسٹل کی عمارات شامل تھیں۔ علاوہ ازیں گولبازار کے میدان میں پانی کی بلند وبالا ٹینکی پر بھی رنگ برنگے قمقموں کی لڑیاں لٹکائی گئی تھیں جو دُور دُور سے نظر آنے کے باعث بہت بہار دے رہی تھیں۔ یوں تو ہر ادارہ نے اپنی اپنی عمارت پر چراغاں کا اہتمام کرنے میں اپنی طرف سے کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی تھی لیکن چراغاں کے اہتمام کے اعتبار سے جامعہ احمدیہ سب پر سبقت لے گیا۔ نہ صرف جامعہ کی ساری عمارت رنگ برنگ کے قمقموں کی دلآویز روشنی سے جگمگ جگمگ کر رہی تھی بلکہ اونچے اونچے درختوں اور زمین کے ساتھ ساتھ لگے ہوئے چھوٹے چھوٹے پودوں تک میں چراغاں کے اہتمام نے پوری عمارت کو سجاوٹ میں ایک ایسی دلکشی پیدا کر دی تھی اسے تمام دوسری عمارتوں سے ممیز کر دکھایا تھا۔ مزید برآں ایک خاص جدّت یہ کی گئی تھی کہ جامعہ کے ہال کی چوڑائی کے رُخ کی ایک پوری دیوار پر بجلی کے لاتعداد سُرخ اور سبز قمقموں کو ملا کر نہایت جلی اور نمایاں حروف میں سرزمین (یعنی افریقہ) کو مخاطب کر کے حضرت مسیح علیہ السلام کا ایک الہام درج کیا گیا تھا۔ چنانچہ حسبِ ذیل عبارت آنکھوں کو خیرہ کر دینے والی اپنی سُرخ اور سبز روشنی کی وجہ سے دُور دُور سے بآسانی پڑھی جا سکتی تھی کے الفاظ یہ تھے:۔

"اے سرزمینِ بلالؓ!
بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید
وپائے محمدیاں بر منارِ بلند تر
محکم افتاد۔"

بجلی کے قمقموں سے بنی ہوئی اِس نہایت جلی روشن اور جاذب توجہ عبارت نے جامعہ احمدیہ کی عمارت پر چراغاں کے اہتمام کو چار چاند لگا دئے۔ اسی طرح ربوہ کی جملہ مساجد میں سے مسجد مبارک اور مسجد ناصر (جو دار الرحمت غربی میں رحمت بازار کے قریب واقع ہے) کی روشنی خاص شان کی حامل تھی۔ علاوہ ازیں محلہ جات میں بہت سے لوگوں نے بھی اپنے اپنے مکانات پر چراغاں کا اہتمام کیا۔

(باقی آئندہ)

درخواستِ دعا

میرے والد صاحب مکرم صوفی عطا محمد صاحب جالندھری قریباً دو ہفتے سے بیمار چلے آ رہے ہیں ضعف بعض اوقات تشویشناک صورت اختیار کر لیتا ہے۔ تمام بزرگان واحباب جماعت سے التماس ہے کہ وہ فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(بشارت الرحمٰن پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴